"THE WOMEN OF CHRISTENDOM"

تحفۃ النسآء

یعنی

مسیحی عورتوں کا احوال

من ترجمہ پادری تاراچند صاحب

تیسرا حصّہ

اُن عورتونکا احوال جنکا ذکر رسولوں کے اعمال میں ہے — ۱ صفحہ

لوئیس اور یونیکی کا احوال۔ — ۹

لُدیا کا حال — ۲۱

اقلا اور پرسقلا کا احوال — ۲۸

واسطے کرسچن نالج سوسیٹی کے پنجاب

ریلجس بُک سوسیٹی کی طرف سے

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی۔ بی۔ نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا

سنہ ۱۸۸۵ع

دفعہ اوّل — جلد ۵۰۰

(اُن عورتون کا احوال جنکا ذکر رسولونکی اعمال مین ھی)

عہد جدید کی پاک تواریخ دو حصّوں پر منقسم ہی ✣

پہلے حصّہ کو اناجیل اربعہ کہتے ہیں۔ اُس میں خداوند یسوع مسیح کی پیدایش اور دنیوی زندگی اور تعلیم اور موت اور قیامت اور صعود کا حال مندرج ہی ✣

اگرچہ یہہ سب واقعات ۳۳ برس کے اندر ظہور میں آئے۔ لیکن اناجیل کے زیادہ حصّے میں صرف اُن تین برس کا حال ہی جن میں خداوند یسوع ملک کنعان کے گانوٴں اور شہروں میں تعلیم دیتا اور شفا اور سلامتی بخشتا پھرا ✣

ان انجیلوں میں بہت سی عورتوں مثلاً خداوند کی مبارک ماں مریم۔ اُسکی ماں کی بہن یعقوب اور یوحنّا کی ماں سلومی۔ ہیرودیس بادشاہ کے ایک افسر کی بیوی۔ مریم مگدلینی۔ وہ تائب جس نے خداوند کے پانوٴں پر عطر ملا۔ بیت عنیا کے رہنیوالی بہنوں مرتھا اور مریم کا حال درج ہی ✣

دوسرے حصّہ میں کلیسیا کے وہ ابتدائی حالات مرقوم ہیں۔ جو خداوند کے دُنیا سے جانے اور آسمان پر صعود کرنیکے بعد ظہور میں آئے ✣

پہلے حصّہ یعنے اناجیل میں ایک ایسا حال بیان کیا گیا ہی جس کی مثل آجتک وقوع میں نہیں آیا۔ کیونکہ اُس میں یہہ مذکور ہی کہ نجات دہندہ کس طرح دنیا میں آیا اور آدمیوں

نے اپنی آنکھوں سے اُسے دیکھا - اپنے کانوں سے اُسکی باتیں سُنیں اور اپنے ہاتھوں
سے اُسے چھُوا +

دوسرے حصّہ یعنے مقدس رسولوں کے اعمال میں ایسی ایک حالت کے آغاز کا ذکر ہی
جواب تک نہیں بدلی ہی - اُسکے شروع میں یہہ بیان ہی کہ خداوند کے صعود کے بعد روح القدس
آدمیوں کے دلوں میں پوشیدہ طور پر رہنے کے لئے کس طرح نازل ہوا - اور روح القدس
کا نازل ہونا ایسے ایک حال کا آغاز ہی جو اب تک ختم نہیں ہوا ہی - کیونکہ روح القدس کے
نازل ہونے پر مسیح کی واحد - پاک عامہ کلیسیا پیدا ہوئی جو اب تک زندہ وسلامت ہی +

اگرچہ صرف کلیسیا کے تذکرے کا شروع رسولوں کے اعمال میں الہامی طور پر
مرقوم ہوا ہی مگر اُسکی زندگی کا سلسلہ ہنوز جاری ہی +

پاک تواریخ کے دو حصّوں میں مختلف عورتوں کا حال مذکور ہی - یعنے انجیل میں اور عورتوں
کا حال مذکور ہی اور اعمال میں اور عورتوں کا +

البتہ خداوند کی ماں مبارک مریم کا نام دونوں حصّوں میں آیا ہی - الّا دوسرے حصّہ
میں صرف ایک دفعہ +

میں نے پہلے حصّہ میں سے چار عورتوں کے قصّے بیان کئے اور اب میں رسولوں کے
اعمال میں سے چار عورتوں کا حال تمہارے سامنے پیش کرتی ہوں +

جن عورتوں کا ذکر انجیلوں میں ہوا ہی اُنکی احسانمندی اور محبت خداوند کے ساتھ اُنکی
ذاتی خدمات کے وسیلہ سے ظاہر ہوئی - اُنہوں نے خداوند کی خاطر اپنا روپیہ صرف کیا ہاتھوں
سے محنت کی اُس سے تعلیم پائی - اُسکے پاؤں دھوئے - اُسکے عطر ملا - اور اُسکی لاش پر
ملنے کے لئے خوشبوئیں طیار کیں - گو وہ کام میں نہ آئیں - کیونکہ خداوند قبر میں نہ رہا +
یہہ سب خدمات ایسی تھیں کہ خداوند کو آسمان پر صعود کرنیکے بعد اُنکی حاجت نہ رہی +

جس حالت میں کہ وہ بھوک پیاس تھکن اور تمام حوائج بشری سے جو اُسنے ہماری
خاطر اختیار کی تھیں فارغ ہو کر بادشاہوں کا بادشاہ - اور فرشتوں کا سردار بنا اُسکو ان غریب
کمزور عورتوں کی خدمت کی کیا حاجت رہی +

پس مسیح کے جانیکے بعد کلیسیا میں عورتیں کس خدمت پر مامور ہو سکتی تھیں +

ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ لاؔزر کی بہنیں اور مریم مگدلینی رو رو کر پوچھتی ہونگی کہ اے خداوند
اب ہم غریب تیری کیا خدمت کریں - ہم رسولوں کی طرح تین ہزار کو منادی کرنے یا دنیا میں
جا کر ہر مخلوق کو انجیل سُنانے کے قابل نہیں - ہم پہلے تیرے ساتھ رہتی تھیں - تیرے کلمات
سُنتی تھیں - تیرے پاؤں پر عطر ملتی تھیں - بھوک پیاس میں تیری مدد کرتی تھیں لیکن کیا
اب سوائے اِسکے کہ ہم تیری خاطر مر جائیں کوئی اور خدمت ہمارے لئے باقی نہیں +

تمہیں یاد ہوگا کہ خداوند نے شاگردوں کی ملامت سے بیت عنیا والی مریم کو بچانے
کے لئے یہہ فرمایا تھا - محتاج ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں - پر میں ہمیشہ تمہارے ساتھ نہ ہونگا -
ان کلمات سے مریم اپنے سوال کا جواب پا سکتی تھی +

اور دنیا چھوڑنے سے پہلے خداوند نے تمثیل ذیل فرمائی جس سے ہم سب کو اس سوال کا
جواب مل سکتا ہی +

جب ابن آدم اپنے جلال سے آویگا اور سب پاک فرشتے اُسکے ساتھ تب وہ اپنے
جلال کے تخت پر بیٹھیگا +

اور سب قومیں اُسکے آگے حاضر کیجاوینگی - اور جسطرح گڈریہ بھیڑوں کو بکریوں سے جُدا
کرتا ہی وہ ایک کو دوسرے سے جُدا کریگا +

اور بھیڑوں کو دہنے اور بکریوں کو بائیں کھڑا کریگا +

تب بادشاہ اُنہیں جو اُس کے دہنے ہیں کہیگا - اے میرے باپ کے مبارک

لوگو اُس بادشاہت کو جو دنیا کی بنیاد ڈالنے سے تمہارے لئے طیار کی گئی میراث میں لو +

کیونکہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا - میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا پردیسی تھا تم نے مجھے اپنے گھر میں اُتارا +

ننگا تھا تم نے مجھے کپڑا پہنایا - بیمار تھا تم نے میری عیادت کی - قید میں تھا تم میرے پاس آئے +

اُسوقت راستباز اُسے جواب میں کہینگے - اے خداوند کب ہم نے تجھے بھوکا دیکھا اور کھانا کھلایا یا پیاسا اور پانی پلایا +

کب ہم نے تجھے پردیسی دیکھا اور اپنے گھر میں اُتارا یا ننگا اور کپڑا پہنایا +

ہم کب تجھے بیمار یا قید میں دیکھکر تجھ پاس آئے +

تب بادشاہ اُن سے جواب میں کہیگا - میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تم نے میرے ان سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے ایک کے ساتھ کیا تو میرے ساتھ کیا +

تب وہ بائیں طرف والوں سے بھی کہیگا - اے ملعونو میرے سامھنے سے اُس ہمیشہ کی آگ میں جاؤ جو شیطان اور اُسکے دشمنوں کے لئے طیار کی گئی ہے +

کیونکہ میں بھوکا تھا پر تم نے مجھے کھانے کو نہ دیا - پیاسا تھا تم نے مجھے پانی نہ پلایا +

پردیسی تھا تم نے مجھے اپنے گھر میں نہ اُتارا - ننگا تھا تم نے مجھے کپڑا نہ پہنایا - بیمار اور قید میں تھا تم نے میری خبر نہ لی +

تب وہ بھی جواب میں اُسکو کہینگے - اے خداوند کب ہم نے تجھے بھوکا اور پیاسا یا پردیسی یا ننگا یا بیمار یا قیدی دیکھا اور تیری خدمت نہ کی +

تب وہ اُنہیں جواب میں کہیگا - میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تم نے میرے ان سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے ایک کے ساتھ نہ کیا تو میرے ساتھ بھی نہ کیا +

اور وہ ہمیشہ کے عذاب میں جاوینگے - اور راستباز ہمیشہ کی زندگی میں +

یہہ کلمات (میرے ساتھ) وہ سونے کی کڑی ہیں جن سے اُن عورتوں کی خدمات جن کا ذکر انجیلوں میں ہے - اور اُن عورتوں کی خدمات جو اُسوقت سے آجتک مسیحی کلیسیا میں ہوئی ہیں ملکر گویا ایک بیش قیمت زنجیر بنتی ہیں +

وہ چار عورتیں جنکے حالات اعمال میں سے میں اب بیان کرونگی اسی تمثیل کے وسیلے سے اُن پہلی عورتونکے ساتھ جنکا ذکر انجیلوں میں ہے اور ہمارے زمانے کی عورتونکے ساتھ ملکر ایک جماعت بنتی ہے

ان چار میں سے پہلی عورت تابیتھا ہے جس نے غریبوں کی خدمت ایسی طرح کی جیسے بہنیں کرتی ہیں - دوسری لدیا ہے جس نے اپنے گھر کو مسافروں اور مظلوموں کا گھر بنایا - تیسری یونیکے ہے جس نے بچوں کی تعلیم کا نمونہ ماؤں کو دکھایا - چوتھی پرسقلا ہے جو اَقلا کی بیوی تھی - اُسنے اپنے خاوند کے ساتھ بڑے واعظ اپلوس کو مسیحی دین کی تعلیم دی +

جو کام اِن چار عورتوں نے کئے ویسے ہی آجتک ہر زمانے کی مسیحی عورتیں کرتی رہی ہیں - چنانچہ اُنہوں نے بھی ننگوں کو کپڑے پہنائے ہیں - بھوکوں کو کھلایا ہے - مسافروں کی مہمان نوازی اور قیدیوں کی خبر گیری کی ہے - بچوں کو تعلیم دی ہے - بڑوں کو راہ نجات پر آگے بڑھایا ہے +

ہم گویا کلیسیا کی نئی دنیا کے سرے پر ہیں جو پنتیکوست کے دن روح القدس کے نازل ہونے پر قایم ہوئی - عورتوں کی جس جماعت کو ہم نے شب ولادت بیت لحم میں اور بحیرہ جلیل کے کنارہ پر اور ناصرت اور بیت عنیا اور بڑی ہیکل کے صحن میں اور یروشلم کے باہر زیر صلیب اور علی الصباح خالی قبر کے پاس دیکھا - وہ ہماری نظر سے اب غایب ہوتی ہے +

ان عورتوں پر سے مثل اور نیک عورتوں کے کبھی کبھی پردہ اُٹھا - اور اُنکی جھلک

دکھائی دی پھر وہ چھپ گئیں لیکن اپنے اپنے دنیوی گھروں میں یا باپ کے آسمانی گھر
میں جلوہ گر رہیں +

اب مذکورہ بالا جماعت کی جگہ ایک اور ایسی عورتوں کی جماعت کلیسیا کی نئی دنیا میں
ظاہر ہوتی ہے جو ہماری طرح گذران کرتی تھیں - ہماری طرح اپنے گھروں میں رہتی تھیں - ہماری
طرح روزمرّہ کے فرایض بجالاتی تھیں - اور جس اندرونی روشنی سے ہم بھی فیضیاب ہوسکتے
ہیں اُسکے وسیلے ادنیٰ کاموں کو بھی اعلیٰ بناتی تھیں +

ان میں سے اوّل نام جو صاف صاف مذکور ہوا ہے تابیتھا کا ہے - اور اس عورت کا ذکر اوّل
ایسے موقع پر ہوا ہے جب بظاہر اُسکی زندگی تمام ہوچکی تھی +

تھوڑی دیر کلیسیا کی اس پہلی عورت پر نظر کرو +

وہ بستر مرگ پر پڑی ہے - اُسکا رنگ زرد ہے - اُسکے ہاتھ پاؤں اینٹھ گئے ہیں - اُسکے
پلنگ کے آس پاس غریب بیوہ عورتیں جن کا کوئی پرسان حال نہیں کھڑی غم کے مارے
زار زار روتی ہیں +

اُنکے رونے کا سبب یہہ تھا کہ جو ان عورتوں سے یہہ سمجھکر محبّت کرتی تھی کہ بیکس اور
محتاج ہیں اور محبت کی حاجت رکھتی ہیں وہ دنیا سے اُٹھ گئی تھی +

جو آنکھیں شفقت سے اُنکو دیکھکر خوش ہوتی تھیں بند ہوگئی تھیں جو اُنگلیاں اُنکی خاطر
کام میں مصروف رہتی تھیں وہ اینٹھ کر بیکار ہوگئی تھیں +

یہہ عورتیں تابیتھا کی لاش کے گرد کھڑی تھیں +

بہت سی اُن میں سے وہی کپڑے پہنے ہوئے تھیں جو متوفی نے اپنے ہاتھ سے
سی کر اُنہیں دیئے تھے - اور اُسکے سئے ہوئے کپڑے بطور یادگار کے اپنے ہاتھ میں بھی
لئے ہوئے تھیں +

ان عورتوں کے چہرہ پر نہ صرف غم کے نشان بلکہ کبھی کبھی اُمید کے آثار بھی نظر آتے ہیں +
جب کوئی اجنبی آواز آتی ہے تو وہ چونک کر دروازہ کیطرف آنکھیں پھیرتی ہیں +
اُنہوں نے قاصد بھیج رکھے ہیں اور جواب کی منتظر ہیں +
لیکن ایسا کیا جواب آسکتا ہے جس سے موت کی خاموشی دفع ہو +
تابیتھا کے شہر یافا کے قرب جوار میں عجیب کام ظہور میں آئے تھے - کوڑھیوں -
لنگڑوں - اندھوں بیماروں نے صحت پائی تھی - مُردے بھی زندہ ہوئے تھے +

اگرچہ یہہ عورتیں اُمید کی جرأت نہ کرسکتی تھیں مگر چونکہ تابیتھا ہر دلعزیز اور فیاض
تھی اور پطرس جسکے پاس لدّا میں قاصد بھیجے گئے تھے بڑے رسولوں میں سے تھا - اسواسطے
وہ اُمید سے بالکل دست بردار بھی نہ ہوسکتی تھیں +

آخرکار پطرس کے قدم جنکا انتظار تھا سیڑھیوں پر پڑے - بالاخانہ کا دروازہ کھولا
گیا - اور رسول اُس میں داخل ہوا - اُسے دیکھکر بیکس عورتوں سے سوائے اس کے کچھ
نہ ہوسکا کہ روئیں اور وہ کپڑے دکھائیں جو تابیتھا نے اُسوقت بنائے تھے جب وہ اُن
کے ساتھ تھی +

کیونکہ جو مُردہ شکل اُنکے سامنے تھی وہ تابیتھا نہ تھی - وہ تو صرف مٹی کا ڈھیر تھی
جسے چھوڑ کر تابیتھا چلی گئی تھی +

رسول پطرس نے یہہ حال دیکھکر سب عورتوں سے کہا کہ بالاخانہ سے باہر چلی جاؤ +
کیونکہ جو درخواست پطرس خدا سے کرنے کو تھا اُسکے لئے تنہائی ضرور تھی +

جب وہ بالاخانہ میں تنہا رہ گیا تو اُسنے گھٹنے ٹیک کر دعا مانگی اور پھر لاش کی
طرف متوجہ ہوکر کہا اے تابیتھا اُٹھ +

متوفی کی روح اُسکی بات سُنکر عالم ارواح سے واپس چلی آئی +

بند آنکھیں کھل گئیں اور تابیتھا رسول کو دیکھکر اُٹھ بیٹھی +

رسول نے ہاتھ پکڑکے اُسے کھڑا کیا +

اِسکے بعد رسول نے عورتوں کو بُلایا جب وہ اندر آئیں تو دیکھا کہ بسترِ مرگ خالی پڑا ہی - اور اُنکی ستونی محسن رسول کے پاس کھڑی ہی - رسول نے اُسے زندہ اُنکے حوالے کیا +

بلاشبہ اُن غریب بیواؤں کے لئے یہہ بڑی خوشی کی بات تھی کہ اُنکی ایسی مہربان دوست پھر اُن سے ملی +

لیکن کیا تابیتھا کے لئے بھی جو خداوند کے پاس فردوس میں پہنچکر سب دنیوی جھگڑوں سے چھوٹ گئی تھی یہہ خوشی کی بات تھی کہ وہ اُس خطرناک غم آلود دُنیا میں دوبارہ آکر دو چار کپڑے اور سیئے یا چند زخمی دلوں کو تسلّی دے +

بیشک اُسکے لئے بھی خوشی کی بات تھی - میں یقین کرتی ہوں کہ اگر خدا کسی فرشتے یا مقدّس آدمی کو آسمان سے کسی ادنی سے ادنی اور نہایت محتاج آدمی کی خدمت کے لئے بھی بھیجنا پسند کرے تو وہ خوشی سے آئے - کیونکہ خدمت ہی سے آسمان پر خوشی حاصل ہوتی ہی اوروں کو بچانا ہی ہمارے نجات دہندہ کی وہ خوشی ہی جس میں اُسکے بندے داخل ہوتے ہیں آسمان کی شریعت محبت ہی ہی +

تابیتھا اُن عورتوں میں سے پہلی عورت ہی جنکا ذکر اعمال میں ہی +

اُسکی نسبت سادی سادی چھوٹی چھوٹی باتیں مذکور ہیں +

وہ غریبوں سے محبّت رکھتی تھی اور اُنکی خبر لیتی تھی اور اپنے ہاتھ سے اُن کے لئے کپڑے سیتی تھی +

شاید وہ دولتمند تھی مگر یہہ سمجھتی تھی کہ جب ہاتھ کی محنت شامل ہوتی ہی تو بخششوں کی قدر دُگنی ہوجاتی ہی +

شاید وہ غریب تھی اور صرف اپنے ہاتھ کی محنت کے وسیلے سے دینے کی خوشی حاصل کرسکتی تھی +

خواہ وہ امیر تھی یا غریب اُسکا حال دُنیا کی مدد کے لئے گویا ایک نئے پوشیدہ خزانہ کی کُنجی ہی - تابیتھا اُن بے شمار مسیحی عورتوں میں سے اول عورت ہی جنہوں نے اَوروں کی خدمت میں اپنی زندگی بسر کی - اور اپنی محبّت اُنکے دلوں میں ایسی ڈالی کہ اُنکے مرنے پر اُنہیں نہایت رنج ہو - تابیتھا کے وقت سے ابتک بہت سی گھربار والی عورتیں جنہیں سب کچھ میسر تھا محتاجوں کی حالت پر نظر کرکے اُنکی مددگار بنی ہیں - بے شمار غمگین بیواؤں نے اَوروں کی حاجت رفع کرنیکے وسیلے اپنے دِل کو تسلّی دی ہی - بے شمار دولتمند اور شریف عورتوں نے لوگوں کی ادنی سے ادنی خدمت کرنی پسند کی ہی - بے شمار غریب عورتوں نے محبّت کو اِسقدر اپنے دل میں جگہ دی ہی کہ جو اُنکا کم سرمایہ ایک آدمی کے لئے بھی کافی نہ معلوم ہوتا تھا اُسے بہتوں کی حاجت روائی کے لئے وہ کافی بنا سکی ہیں - بے شمار عالی مرتبہ عورتوں نے باوجود اپنے منصبی فرایض کے غریبوں کی خدمت کے لئے فرصت نکالی ہی - بے شمار عورتوں نے ہمہ تن اوروں کی خدمت میں مصروف رہنے کی خوشی حاصل کرنیکے لئے اپنا سب کاروبار چھوڑ دیا ہی غرضکہ یہہ مبارک رحمت والا لشکر حاجتمند دنیا کے غموں اور تکلیفوں سے لڑنیکے لئے نکلا ہی اور اِس لشکر کی سردار وہی سُریانی عورت ہی جو تقریباً دو ہزار برس گذرے کہ اپنے شہر یافا میں اپنے ہاتھوں سے غریبوں کے لئے کپڑے سیتی تھی اور جسکے بسترِ مرگ کے آس پاس وہ غریب عورتیں جن کی اُسنے مدد کی تھی کھڑی ہوکر زار زار روئی تھیں +

(لوئیس اور یونیکی کا احوال)

جن دو عورتوں کا میں اب تمہارے سامھنے ذکر کرتی ہوں وہ آپس میں ماں بیٹیاں

تھیں - یہہ دونوں گویا اُن مسیحی ماؤں کی سرگروہ ہیں جنہوں نے اپنی تعلیم اور نمونے سے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کے دلوں میں زندگی کے درخت کا بیج پہلے پہل اوائل عمر میں بویا ہے +

بچّوں کو تربیت کرنا ماؤں کا سب سے بڑا اور افضل کام ہے جو کچھہ اور نیک کام عورتیں کرتی ہیں وہ سب اِسکے بعد ہیں +

یہہ دو عورتیں اگرچہ یہودی تھیں مگر ایسے لوگوں میں رہتی تھیں جو یونانیوں کے دیوتاؤں کی پرستش کرتے تھے +

ماں کا نام لوئیس تھا اور بیٹی کا یونیکی - یونیکی نے ایک یونانی آدمی سے شادی کی تھی مگر ہمارے قصّے کے آغاز کے وقت غالباً اُسکا خاوند انتقال کر چکا تھا - اور یونیکی کے ایک ہی بیٹا تھا یعنے تمطاؤس +

یہہ عورتیں کریم اور برحق خدائے واحد کی پرستش کرتی تھیں - اور اُنکے پاس عبرانی زبان میں کتب عہد عتیق کا نسخہ تھا جسے وہ پڑھتی تھیں - اُنہوں نے تمطاؤس کو بھی وہ دلکش اور عبرت انگیز قصّے اور پیشینگوئیاں اور وعدہ گیت سکھائے جو ان کتابوں میں مندرج تھے +

اوّل اوّل جب لڑکا نہ پڑھہ سکتا تھا تو وہ یہہ باتیں اُسے زبانی سکھاتی تھیں کیونکہ مذکور ہے کہ تمطاؤس بچپن سے کتب مقدّسہ سے واقف ہوا تھا - جب وہ پڑھنے کے قابل ہوا تو اُنہوں نے اُسے پڑھنا سکھایا - اِسیطرح مسیحی مائیں ساری دُنیا میں آجتک اپنے بچّوں کو پڑھنا سکھاتی چلی آئی ہیں +

ہمارے دل اُسوقت نہایت خوش ہوتے ہیں جب ہم چھوٹے چھوٹے بچّوں کو گھروں میں اپنی ماؤں سے پاک قصّے اور گیت سیکھتے ہوئے اور باپ کی فرصت کے وقت اُسے سناتے ہوئے دیکھتے ہیں - چونکہ باپ اکثر کام کے سبب باہر رہتا ہے اسواسطے بچّوں کو گھر میں اُنکی مائیں ہی تعلیم دیتی ہیں +

لوئیس اور یونیکی کے پاس تعلیم دینے کو یہی ایک لڑکا تھا +

اِس میں کچھہ شبہہ نہیں کہ اُنہوں نے اُسے کتب مقدّسہ کے دلچسپ قصّوں کے علاوہ یہہ بڑی پیشینگوئی اور وعدہ بھی بتایا تھا کہ ایک بڑا بادشاہ خدا کی طرف سے آئیگا جو ہماری قوم اور ساری دنیا کو چھُڑائیگا - کیونکہ یہودیوں کے عالم اِس زمانہ میں یہہ کہنے لگے تھے کہ چونکہ وقت پورا ہو گیا ہے اِسلئے ممکن ہے کہ اب کسی وقت موعود بادشاہ اور نجات دہندہ ظاہر ہو - اور اِس وجہہ سے اُنکی قوم کے لوگوں کے دل انتظار سے پُر تھے +

جس چھوٹے سے شہر میں لوئیس اور یونیکی اور تمطاؤس رہتے تھے اُسکے دروازہ پر ایک روز دو یہودی مسافر آئے اور یہہ خوشخبری لائے - کہ جس بڑے بادشاہ کی انتظاری تھی وہ فی الحقیقت آیا اور زمین پر رہا اور یہودیوں کے بڑے شہر یروشلم میں مارا گیا اور مُردوں میں سے جی اُٹھا اور آسمان پر سرفراز ہو کر سب کا بادشاہ اور خداوند بنا ہے +

اِن مسافروں میں سے ایک پولوس تھا - اگرچہ اُسکا قد چھوٹا تھا - صورت بیماروں کی سی تھی - حالت مصیبت زدوں کی سی - لیکن اُسکا دل خدا کی معرفت اور جوش محبت سے نہایت پُر تھا - اور مبشّرین انجیل میں وہ ایسا بڑا ہوا کہ کوئی اُسکے مرتبہ کو نہ پہنچا - دوسرے کا نام برنباس تھا جو صورت کا شاندار اور دل کا نہایت نرم تھا +

اِن مسافروں کے گرد جو خدا کی طرف سے پیغام لیکر آئے تھے رفتہ رفتہ بہت سے لوگ جمع ہو گئے - انہیں لوئیس اور یونیکی بھی اپنے لڑکوں کو ساتھہ لئے ہوئے موجود تھیں +

یہہ لوگ دروازہ شہر کے باہر زیوس نامی دیوتا کے مندر پاس جسے یونانی سب دیوتاؤں کا سردار سمجھتے تھے جمع تھے +

وہاں ایک لنگڑا محتاج آدمی بھی بیٹھا ہوا تھا - یہہ لنگڑا ہی پیدا ہوا تھا - اور عمر بھر کبھی نہ چلا تھا +

معلوم ہوتا ہی کہ اُسکے دوست اُسے روز لاکر مندر کی سیڑھیوں پر اس غرض سے بٹھاتے تھے کہ جو لوگ پرستش کرنے آئیں اُسے کچھہ خیرات دے جائیں۔ یا وہ اتفاقاً اسوقت موجود تھا +

وہ بڑے دھیان سے رسول پولوس کے کلمات سُن رہا تھا +

اس حالت میں پولوس کی آنکھہ اُسکی آنکھہ سے ملی اور پولوس نے اپنی دلی ہمدردی کے سبب سے دریافت کیا کہ بشارت کے کلمات نے اُسکے دل میں اثر کیا ہی۔ اور گنہگاروں کے دوست اور دردمندوں کے بچانیوالے خداوند یسوع مسیح کی حضوری اُسکے دل میں جلوہ گر ہو رہی ہی۔ اور اُسے ایسا ایمان حاصل ہی کہ شفا پا سکے +

پس وہ فصیح تقریر کرتے کرتے تھما۔ اور لنگڑے کو بلند آواز سے کہا اپنے پانوں پر سیدھا کھڑا ہو +

لنگڑا فوراً کھڑا ہوکر چلنے لگا +

پس یہہ مشرک جو دیوتاؤں کے سردار زیوس اور دیوتاؤں کے خوش تقریر قاصد ہرمس کے معتقد تھے خوشی اور حیرت سے چلائے کہ دیوتا آدمی کے بھیس میں ہمپر اترے ہیں +

اور اُنہوں نے پولوس کو جسکی صورت حقیر مگر تقریر پُر تاثیر تھی ہرمس کہا اور اُسکے خاموش ہمراہی برنباس کو جسکی صورت شاندار تھی زیوس +

زیوس کے مندر کا پوجاری اور دیگر اشخاص بیلوں کے گلے میں ہار ڈالکر فوراً لائے تاکہ اُنکے سامہنے قربانی چڑھائیں +

لوئیس اور یونیکی اور طمطاؤس یہہ حال دیکھکر کانپ گئے ہونگے کیونکہ ان لوگوں نے یہہ تعلیم پائی تھی کہ واحد ازلی خدا کے سوائے اور کسیکی پرستش کرنی بڑا گناہ ہی +

پولس اور برنباس نے جب یہہ حال سُنا تو غم سے اپنے کپڑے پھاڑے جس طرح

لوگ کسی عزیز کے مرنے کے وقت اُس زمانے میں پھاڑتے تھے اور وہ دوڑکر لوگوں میں آئے اور اُنسے کہا +

ای مردو تم یہہ کیا کرتے ہو۔ ہم بھی انسان ہیں اور تمہاری طرح حواس رکھتے ہیں اور تمہیں انجیل سُناتے ہیں تاکہ ان باطلوں سے کنارہ کرکے زندہ خدا کی طرف پھرو جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھہ اُن میں ہی پیدا کیا۔ اُسنے اگلے زمانہ میں سب قوموں کو چھوڑ دیا کہ اپنی اپنی راہ پر چلیں تسپر بھی اُسنے احسان کرنے اور آسمان سے ہمارے لئے پانی برسانے اور میووں کی فصل پیدا کرنے اور ہمارے دلوں کو خوراک اور خوشی سے بھر دینے سے آپ کو بے گواہ نہ چھوڑا +

یہہ باتیں کہکے اُنہوں نے بمشکل لوگوں کو قربانی چڑھانے سے روکا +

جو لوگ جلد باز ہوتے ہیں وہ متلوّن مزاج بھی ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کی بھی یہی کیفیت تھی چنانچہ جب پولوس اور برنباس کے چند دشمنوں نے ایک اور شہر سے آکر پولوس اور برنباس کی بُرائی کی تو یہہ لوگ اُنسے مل گئے +

یہہ لوگ لنگڑے کے اچھا ہونے سے انکار نہ کر سکتے تھے لیکن جس قدرت سے وہ اچھا ہوا تھا اُسکی ماہیت کی نسبت وہ شک و شبہہ کرنے لگے +

معجزوں سے آدمیوں کے دل نہیں بدلتے بلکہ جب خدا کی روشنی اور محبت دل میں چمکتی ہی تب بدلتے ہیں +

غرضکہ یہہ بہکے ہوئے لوگ بڑی سختی سے ان مبشّرین انجیل پر حملہ آور ہوئے اور اسقدر پتھر مارے کہ پولوس زخمی اور بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا۔ وہ اُسے مُردہ سمجھے اور اُس کی لاش گھسیٹکر شہر کے باہر ڈال گئے +

پولوس کا وعظ اور لنگڑے کو اچھا کرنا عبث نہ تھا +

اب بھی کئی ایسے شخص تھے جنہوں نے اُسکا کلام سنکر اپنا دِل نجات دہندہ کو دیا تھا وہ اُسکے گرد جمع ہوئے اور پولوس اُٹھکر اُنکے ساتھ شہر میں آیا +

لوئیس اور یونیکی بھی اُن میں سے تھیں اور وہ لنگڑا بھی جو تندرست ہوا تھا۔ غالباً پولوس لوئیس کے گھر میں آیا اور صبح تک وہیں ٹھہرا۔ یہاں بڑی شفقت سے اُسکے زخم باندھے گئے کیونکہ وہ دوسرے دن پیدل ایک اور شہر کو جا سکا +

جب دو برس بعد پولوس اِس شہر لُسترا میں واپس آیا تو اُسنے وہاں مسیحیوں کی ایک چھوٹی جماعت پائی جس میں نہ صرف لوئیس اور یونیکی شامل تھیں بلکہ تمطاؤس بھی جو اب جوان ہوتا جاتا تھا شریک تھا +

تمطاؤس اور پولوس میں بڑی دوستی پیدا ہو گئی چنانچہ نوجوان تمطاؤس اور عمر رسیدہ پولوس نے ملکر بہت سے دور و دراز اور خطرناک سفر اِس غرض سے کئے کہ لوگ مسیح کے نام سے واقف ہوں اور اُس سے محبّت کریں +

اِن دونوں عورتوں کا اور کچھ حال مذکور نہیں ہی +

ماں اور نانی دونوں نے لڑکے کے دل میں نجات کا بیش قیمت بیج بویا۔ اوّل وہ خود خداوند یسوع پر ایمان لائیں اور پھر ایمان لانے میں تمطاؤس کی مدد کی۔ اور اُسکے بعد اُنہوں نے اپنے پیارے جگر کے ٹکڑے۔ گھر کے چراغ کو اِسلئے دیا کہ وہ رسول پولوس کے ساتھ دنیا کے لئے چراغ بنے +

مسیحی مائیں ایسا ہی کرتی رہی ہیں۔ اور اب بھی کرتی ہیں۔ وہ خداوند کی خدمت کے لئے پاک ظروف طیار کرتی ہیں اور پھر کلیسیا کی ہیکل میں اُنہیں نذر گذرانتی ہیں +

بیج بونا اور پھر اُسکا ثمرہ اوروں کو بخشدینا ظاہر میں ایک ادنیٰ کام معلوم ہوتا ہی مگر جو بڑی برکات اور بدی پر فتوحات دنیا کو حاصل ہوئی ہیں اُنکی بنیاد یہی کام ہی +

یونیکی اور لوئیس اور تمطاؤس کی جو تصویر میں نے کھینچی ہی اُسکے چھوڑنے سے پہلے میرے دل میں ہی کہ اُس میں سے ایک بزرگ صورت کو علیحدہ کرکے ایک دوسری مقدّس شکل کے ساتھ جسکا احوال انجیلوں میں بیان کیا گیا ہی ملاؤں اور تمہارے سامنے پیش کروں +

یہہ دونوں عورتیں بوڑھی ہیں۔ اُنکی خوبصورتی اور جوانی کی چمک مدھم ہو گئی ہی لیکن پھر بھی اگر تم اُن پر غور سے نظر کرو گی تو اُنکی کم بصارت آنکھوں میں ایسی روشنی۔ اُنکی ناتوان صورت پر ایسا دبدبہ اُنکے بے روپ چہروں پر ایسی فتح اور رحمت کے نشان دیکھو گی کہ نوجوان میں بھی شباب کیوقت نہیں دکھائی دیتے +

بوڑھا ہونا گیا تم اِس سے نہیں ڈرتیں۔ صدر جگہ چھوڑ کر نیچی جگہ بیٹھنا۔ حاکم ہونیکی جگہ محکوم بننا۔ اوروں کی قوتوں کو بڑھتے اپنی قوتوں کو گھٹتے دیکھنا۔ دنیا کو دمبدم اپنی کمزور مُٹھی سے نکلتے معلوم کرنا۔ اوروں کا بوجھ اُٹھانے کی جگہ اپنا بوجھ اُن پر ڈالنا کس کو پسند آسکتا ہی +

اور مصیبتیں تو کسی پر پڑتی ہیں کسی پر نہیں لیکن اگر پہلے سے موت نہ آئے تو بوڑھا ہونا سب کو ضرور ہی۔ ممکن ہی کہ تم غم۔ مفلسی نابینائی۔ بیماری وغیرہ حوادث سے بچ جاؤ لیکن بڑھاپے سے بچنے کی کوئی صورت نہیں +

مرنا تو ایک دم کی بات ہی۔ لیکن آدمی بوڑھا ہوتے ہوتے ہوتا ہی۔ اپنی قوتیں سلب ہوتے سال بسال دیکھتا ہی۔ اگر تم کو ایسی اکسیر ملے جسکے سبب اِس بلا سے نجات پاؤ تو کیا تم خوش نہ ہو +

مسیحی دین میں ایک خاص فضیلت یہہ ہی کہ اُس سے یہہ اکسیر ملتی ہی کیونکہ اُس میں نئی حیات بخشنے اور قایم رکھنے کی ایسی قدرت ہی جسکے وسیلے سے آدمی کی روح ہمیشہ نوجوان بنی رہتی ہی +

اُس سے اِنسان کا غروب ہونیوالا آفتاب طلوع ہونیوالا بن جاتا ہی۔ شامِ زندگی کی تاریکی صبحِ بقا کی روشنی ہو جاتی ہی +

وہ آدمی کی ہر ایک ذاتی عمدہ صفت کو افضل بناتا ہی۔ اور تھکے ماندے بیکس نکمے۔ اپاہج آدمیوں میں ایسی خوبصورتی پیدا کرتا ہی جو لاثانی ہوتی ہی اُن میں ایسی زندگی کا دم پھونکتا ہی جسکو موت نہیں۔ اُنہیں ایسی جوانی بخشتا ہی جو کبھی ڈھلتی نہیں +

فی الحقیقت وہ جوانی کا ایسا چشمہ ہی جو ہمیشہ جاری رہتا ہی ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ ہمارے پیارے بوڑھوں کو اُس کی تاثیر سے بچّونکی مانند تازگی اور جوانوں کی مانند تقویت حاصل ہوتی ہی +

یہہ راز ہم پر مذکورہ بالا دو بوڑھی عورتوں کے احوال سے کھلتا ہی اُن میں سے ایک تمطاؤس کی نانی لوئیس ہی جو گھر میں اِس طرح رہی کہ سب اُس سے تعظیم اور محبّت کے ساتھہ پیش آئے۔ اور دوسری تنہا بیوہ انّا ہی جو ہیکل میں دعا اور عبادت کرتی رہی +

بوڑھیوں کے یہہ دو خاص کام ہیں۔ ایک محبّت کے ساتھہ بال بچّوں کی خدمت کرنی۔ دوسرے آپ کو آسمانی ہیکل کے دروازہ پر کھڑا سمجھکر اپنی آخر عمر دعا اور عبادت میں گذارنی +

بوڑھوں اور بچّوں میں جنکے درمیان ایک پشت حایل ہوتی ہی جیسے تمطاؤس اور اُسکی نانی میں تھی باہمی محبّت اور خدمت کا ایک خاص تعلّق پیدا ہو جاتا ہی +

ماں باپ اکثر روٹی کمانے اور دُنیا کے اور جھگڑوں میں پھنسے رہتے ہیں اور بچپن کی بیفکری کا عالم اور بڑھاپے کے آرام کا وقت ایکدوسرے سے خوب ملتے ہیں +

بچّے اپنی میٹھی میٹھی باتوں سے بوڑھوں کا دِل ایسا بہلا سکتے ہیں کہ عدیم الفرصت جوان آدمی نہیں بہلا سکتے +

اور بوڑھے آدمی اکثر علم اور پختہ دانائی کے بیش قیمت خزانوں سے معمور ہوتے ہیں۔ اور بچّوں کے ساہمنے اُنکے پیش کرنے کی فرصت بھی رکھتے ہیں۔ جو عمدہ اقوال و افعال اُنکو یاد

ہوتے ہیں وہ بچّوں کے ساہمنے نقل کرتے ہیں۔ اور وہ اِس سبب سے زیادہ قدر کے لایق ہوتے ہیں کہ اُنکے کہنے والوں کی زبان تھوڑے عرصہ میں خاموش ہونیوالی ہوتی ہی +

چونکہ گھر کے کاروبار و اِنتظام کے سبب تمطاؤس کی ماں یونیکی بہت کم چھٹکارا پاتی تھی اِسلئے نواسے کو نانی کے پاس زیادہ رہنا ہوتا تھا جو اُسے کتب مقدّسہ کے دلکش اور حیرت انگیز قصّے سُناتی تھی +

لوئیس کے دِل میں دانائی اور علم کے خزانے بھرے ہوئے تھے اِسی سبب سے وہ ایسی باتیں بیان کرسکی جن سے بچّے کی طبیعت بہلی اور وہ خوش ہوا +

اِس بوڑھی عورت میں ایک اور بات غور کے قابل ہی +

اُسنے اپنے دِل کا دروازہ آخر عمر تک اِسلئے کھُلا رکھا کہ نئے خیالات اُس میں دخل پائیں اور نئی محبت چمکے۔ جو نئی باتیں سیکھنے یا محبت کرنیکے لایق ہوں اُنہیں سیکھہ سکے اور اُنسے محبّت کر سکے +

جب لوئیس نے اُس بادشاہ اور نجات دہندہ کے آنیکی خبر سُنی جسکے اِنتظار میں اُس کی قوم کے لوگ تھے تو اُسکی جوانی کا وقت گذر چکا تھا۔ اور بڑھاپا آگیا تھا لیکن چونکہ اُسنے اپنا دِل نئی تعلیم کے لئے کھُلا رکھا تھا اِسلئے جب یہہ عجیب خوشخبری اُس تک پہنچی تو وہ اُسکے لئے تیار پائی گئی۔ اور اُسنے آپ بھی اُسے قبول کیا اور اپنے نواسے تمطاؤس کی بھی اُسکے قبول کرنے میں مدد کی +

بڑھاپے میں آدمی کا دِل اِسیطرح تر و تازہ رہ سکتا ہی کہ وہ نئی باتوں کے لئے کھُلا رہے۔ جب کسی ذی حیات میں سے نئی شی، اپنے میں لینے اور بڑھنے کی طاقت جاتی رہتی ہی تو ضرور وہ گھٹنے لگتا ہی +

روح القدس اپنی محبّت اور قدرت سے ہمارے دِلوں کو اِسی طرح تر و تازہ رکھتا ہی

کہ نئی چیزیں سیکھنے کے لئے ہمارے دل کا دروازہ بند نہیں ہونے دیتا +

پس اِس سفید بالوں والی پیرزن کو یاد کرو جس نے تیز فہم چالاک بچّے کے سامھنے کتاب مقدّس کے قصّے اوّل زبانی بیان کئے - اور جب وہ پڑھنے کے قابل ہوا تو اُسے کتاب مقدّس میں اُنکا پڑھنا سکھایا +

اور اِسکے بعد زخمی خون آلودہ رسول کے آنے کی خوشی کی - اور جو خوشخبری اُس کے مُنہہ سے سُنی اُسے بڑے شوق سے آپ قبول کیا - اور اپنے اُن کلمات سے جو ساری عمر کی نیکی اور سچائی کے سبب بڑا وزن رکھتے تھے اپنے نواسے تمطاؤس کو بھی اُسکے قبول کرنے کی طرف مایل کیا +

اب دوسری تصویر دیکھو +

پُرانے شہر یروشلم میں ایک پہاڑ کی چوٹی پر یہودی قوم کی بڑی ہیکل بنی ہوئی تھی +

ہیکل کی عمارت بہت لمبی چوڑی نہ تھی وہ گویا بیش قیمت جواہر کا ایک چھوٹا سا خوبصورت ڈبّا تھی +

اُسکی چھت اور چار دیواری پر سونا چڑھا ہوا تھا اور فتیلہ سوز اور بخوردان اور مذبح سب سونے کے بنے ہوئے تھے +

اِس میں کوئی بت نہ تھا البتہ ایک پوشیدہ خزانہ تھا کیونکہ خدا کی حضوری ہر وقت موجود رہتی تھی +

ہیکل کے گرد مختلف پرستش کرنیوالوں کے لئے سنگ مرمر کے کشادہ چبوترے بنے ہوئے تھے - سنگ مرمر کے کٹہرے اور چوڑی سیڑھیاں اُنہیں ایکدوسرے سے جدا کرتی تھیں اور چبوتروں کے گرد کاہنوں اور ہیکل سے متعلق اور لوگوں کے لئے حجرے بنے ہوئے تھے +

اِس ہیکل کا کل احاطہ پاک تھا - اور اُسکی اسلئے بڑی حفاظت کیجاتی تھی کہ کوئی غیر شخص نہ آسکے +

اِس پاک احاطہ میں کسی جگہ ایک بوڑھیا عورت رہتی تھی - وہ سات برس بیاہی رہی تھی اور اِسکے بعد بیوہ ہوکر تنہا چوراسی برس شب و روز ہیکل میں رہی تھی - وہ صبح و شام قربانیاں اور عبادت کیوقت ہمیشہ موجود ہوتی تھی - ہیکل سے باہر کبھی نہ جاتی تھی اُسکے اندر ہی اندر چلتی پھرتی تھی +

ہر شام کو جسوقت پاک بخور دماغ کو معطر کرتا تھا وہ صحن میں لوگوں کے ساتھہ دُعا اور حمد میں اُسوقت تک مشغول رہتی تھی کہ کاہن سفید جامہ پہنے ہوئے باہر آکر لوگوں کو قدیم سہ گانہ کلمہ خیر سے برکت دیکر رخصت نہ کرتے تھے +

ہر شب کو وہ ہفت شاخہ شمعدان کی روشنی دور سے اُس مقدس میں چمکتے ہوئے دیکھتی تھی جہاں کاہن کے سوا کوئی قدم نہ رکھہ سکتا تھا +

ہر صبح وہ ایک برّہ کو مذبح پر قربان ہوتے دیکھتی تھی +

بااینہمہ وہ ایسی باتیں بھی بہت سی دیکھتی تھی جن سے اُسکا دل رنجیدہ ہوتا ہوگا - کیونکہ باوجود اِس تمام ظاہری پرستش کے لوگ ریاکار اور طامع بہت تھے - قربانیوں کیلئے برّوں اور کبوتروں کے خرید و فروخت کے بہانہ سے اُنہوں نے ہیکل کے صحنوں تک کو بازار بنا رکھا تھا - اور اکثر پاک کام ناپاک لوگوں کے ہاتھہ سے کئے جاتے تھے +

غرضکہ ہیکل میں بھی اَنّا کو بدی کے دیکھنے کے سبب اپنے دل میں جوش محبت الٰہی کی محافظت کرنی پڑی ہوگی +

تاہم اِس چوراسی برس کی بڑی مدّت میں اُسکا دل ہمیشہ دعا میں مشغول رہنے کے سبب تروتازہ اور ایک بڑی اُمید کی روشنی سے منوّر رہا +

جب نکاح کے سات برس بعد وہ بیوہ ہوگئی تو اپنی ذات کے لئے اُسے کوئی دُنیا

کی اُمید نہ رہی لیکن پھر بھی اپنی قوم اور تمام جہان کی اُمید نجات نے اُسکا دل خوش وخرم رکھا
سُنہری مقدس - وہ شمعدان جسکی روشنی کبھی نہ بجھتی تھی حمد کے گیت جو ہمیشہ گائے
جاتے تھے - بخور - قربانیاں سب اِس بڑی اُمید کے پورا ہونے پر شہادت دیتے تھے کہ
نجات دہندہ جو خدا بھی ہوگا اور اِنسان بھی آخر زمانہ میں اِسی ہیکل میں آئیگا - اور دُنیا کو
چھُڑائیگا +

آخرکار وہ بادشاہ اور نجات دہندہ ایک بچّہ بنکر جسے اُسکی ماں مریم گود میں
لائی ہیکل میں آیا - سوچو کہ اَنّا نے چوراسی برس کس طرح اُسکی امید کی ہوگی اب وہ اُمید
بر آئی +

یہہ بڑھیا عورت اُسوقت کیسی خوش ہوئی ہوگی جبکہ اُسنے اِس بچّہ کو شمعون کی گود
میں دیکھا اور یہہ گیت شمعون کے مُنہہ سے سُنا +

اَی خداوند اب تو اپنے بندے کو اپنے کلام کے موافق سلامتی سے رخصت کرتا
ہی کیونکہ میری آنکھوں نے تیری نجات دیکھی جو تو نے سب لوگوں کے آگے تیار کی ہی توموں
کو روشن کرنے کے لئے ایک نور اور اپنے لوگ اِسرائیل کے لئے جلال +

اِسکے بعد اَنّا کی زبان بھی کھُلی اور بنی اِسرائیل میں جو مخلصی کے منتظر تھے اُن سے
اُسنے اِس نجات دہندہ کا ذکر کیا - چونکہ لوگ اَنّا سے عزّت اور محبت کے ساتھہ پیش آتے
تھے اور اُسکی بات کا یقین کرتے تھے اِسلئے جو کلمات اِتنی مدت کی خاموشی کے بعد اُسکے
مُنہہ سے نکلے اُنہوں نے اُنکی بڑی وقعت کی - اور اُنکو نہایت پاک سمجھا +

اُمید کے پھول نے کھِلکر اَنّا کا دل شاد کیا - اُسکی مدت کی اِنتظار کا یہہ نتیجہ ہوا کہ
اُسنے خود خوشخبری سُنی اور اَوروں کو سُنائی +

یہہ دوسرا عمدہ نمونہ ہی جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ مسیحی عورتیں تنہائی اور بیوہ پن

اور بڑھاپے میں بھی کیسی خوشحال رہتی ہیں - اُنکا دل دُعا اور حمد سے مسرور اور یاد الٰہی سے
پُرنور - اور دولت ہمدردی سے معمور رہتا ہی +

لُدیا کا حال

جن مردوں اور عورتوں کا ابتک ذکر ہوا ہی وہ سب اَیشیا کے رہنے والے تھے - نہ
یوُرپ کے - ابتک اہل فرنگ میں کوئی مسیحی جماعت قائم نہ ہوئی تھی - جتنے پہلے مسیحی تھے
سب اَیشیا کے باشندے تھے +

لیکن رسول پولوس نے تروآس شہر میں ایک رات ایسا رویا دیکھا جس سے دُنیا
کا رنگ پلٹ گیا +

اِس سے پہلے پولوس نے ایشیا کے کئی شہروں میں جانے کا ارادہ کیا لیکن جا نہ سکا -
اُسکی وجہہ لوگوں کی مخالفت نہ تھی بلکہ روح کی تحریک نے اُسے جانے سے باز رکھا تھا -
جس شہر میں وہ منادی کرنے کا اِرادہ کرتا تھا اُس میں منادی کرنے سے روح اُسے منع
کرتی تھی - آخرکار جب وہ تروآس میں آیا تو اُسنے رات کیوقت یہہ رویا دیکھا کہ ایک یورپین
مقدونیہ کا رہنے والا اُس سکندر اعظم کا ہموطن جس نے کسی زمانہ میں ہندوستان پر حملہ
کیا تھا کھڑا ہوا اُس سے بہ منّت یہہ کہتا ہی پار اُتر آ اور ہماری مدد کر +

پس رسول کو صاف معلوم ہوگیا کہ روح القدس یہہ چاہتا ہی کہ میں ایشیا کو چھوڑکر
یوروپ میں منادی کروں - اِسلئے اُسنے مجھے ایشیا میں منادی کرنے سے روکا +

پولوس نے ذرا بھی دیر نہ کی اور جو پہلا جہاز جاتے دیکھا اُس میں سوار ہوا اور
دو دن میں درمیانی جزیرے طے کرکے تیسرے دن اپنے قدم مبارک یوروپ کی
سرزمین میں رکھے +

اُس زمانہ میں رومی حاکم تھے۔ اُنکا دارالسلطنت روم تھا۔ اُنکے سپاہی۔ اُنکے صوبہ دار ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ ہر ملک میں اُنکے قوانین جاری تھے اُنکی بنائی ہوئی سڑکیں موجود تھیں +

پولوس جہاز سے اُترکر کنارہ پر نہ ٹھہرا۔ بلکہ رومیوں کی بنائی ہوئی سڑک سے ایک رومی شہر کو گیا جو اور شہروں کی نسبت پاس تھا۔ یہاں رومی سپاہی بستے تھے۔ اور ایک رومی صوبہ دار بھی رہتا تھا۔ اِس شہر کا نام فلپی تھا +

اِس زمانہ میں جس طرح رومی لوگ دنیا پر حکمران تھے اِسی طرح پولوس کے ہمقوم یہودی لوگ بڑے تاجر تھے +

رومیوں کا دارالخلافہ شہر روم تھا۔ مگر وہ حاکم اور صوبہ دار بنکر ہر کہیں جاتے تھے۔ یہودیوں کا متبرک شہر یروشلم تھا لیکن وہ ہر جگہ تجارت کے لئے جاتے تھے اور بنج بیوپار کے وسیلے سے دولتمند ہو جاتے تھے +

رسول پولوس خوب جانتا تھا کہ جس جگہ رومی حکومت کی غرض سے اپنی بستی بسائینگے تو یہودی بھی ضرور اُس جگہ تجارت کے لئے سکونت اختیار کرینگے +

فلپی میں یہی حال تھا +

جب پولوس ساحل بحر سے روانہ ہو کر اُس پہاڑ پر پہنچا جو سمندر اور فلپی کے بیچ میں واقع تھا تو اُسکی نظر کے سامنے ایک وسیع ہموار میدان تھا جو موسم بہار میں باغوں اور کھیتوں سے سرسبز رہتا تھا۔ اور ایک دریا اور بہت سی ندیاں اُسے ہمیشہ سیراب رکھتی تھیں۔ فلپی اِس میدان میں واقع ہونے کے سبب مجمع عیون کہلاتا تھا +

جب پولوس گلاب کے پھولوں سے مہکتے ہوئے پہاڑ پر سے نیچے نظر ڈالتا تھا تو اُسکو ہر کہیں رومیوں کی حکومت کے نشان دکھائی دیتے تھے۔ مثلاً پُل۔ سڑکیں۔ قلعے۔ بازار اور

گول گھر جن میں رومی لوگ کُشتی۔ دوڑ۔ نقلی لڑائی وغیرہ سے دل بہلایا کرتے تھے +

رومی لوگ ایسی مستحکم عمارتیں بناتے تھے کہ فلپی اور دیگر مقامات میں اُنکے کھنڈر قریب دو ہزار برس بعد اب تک موجود ہیں +

لیکن اِس ایک یہودی مبشرہ کا کام اُنسے زیادہ قایم ہے اور روز بروز پھیلتا جاتا ہے +

یہودی جہاں کہیں جاتے تھے اپنے دین کے نہایت پابند رہتے تھے اور ہفتہ کے دن واحد پاک خدا کی پرستش کے لئے جمع ہوتے تھے +

پس پولوس اور اُسکے ہمراہی ہفتہ کے دن دریا کے کنارے گئے جہاں یہودیوں کی ایک پرستش گاہ بنی ہوئی تھی۔ یہودی اپنے معبد اکثر دریا کے کنارے اِسلئے بناتے تھے کہ اُنکو اپنے دین کے موافق ہاتھ پاؤں بہت دھونے پڑتے تھے۔ اِس روز اگرچہ سب نہیں تو غالباً زیادہ تر عورتیں ہی موجود تھیں +

حاضرین میں ایک عورت تھی جو یوروپ میں اوّل مسیحی ہوئی +

وہ نسل کے اعتبار سے نہ یوروپین تھی نہ یہودن بلکہ تجاران شہر تھواتیرا کے ایک گروہ میں سے تھی۔ لیکن اُسنے یہودیوں کا دین اختیار کیا تھا۔ اور اِس سبب سے وہ واحد زندہ خدا پر ایمان رکھتی تھی۔ اور نجات دہندہ کے آنے کی اُمیدوار تھی۔ اُسکا نام لدیا تھا +

وہ شہر میں ایک دولتمند اور عزت دار عورت تھی۔ بہت ملازم اور گماشتے رکھتی تھی اور گھر بار اور تجارت کا خود انتظام کرتی تھی +

شاید وہ کوئی بیوہ تھی جو اپنے بچوں کی خاطر اپنے خاوند کا کارخانہ چلا رہی تھی لیکن یہہ معلوم نہیں +

ہم میں بہت کم ایسی عورتیں ہیں جو سوداگری کی محنت اور مشقت اُٹھانی پسند کرتی ہوں۔ لیکن اپنے خاوند یا بچوں یا ماتحت لوگوں کی خاطر جو عزت کا کام ایسا ہو کہ اُن سے

ہو سکے اُسکو اختیار کر لیتی ہیں۔ تخت نشین ملکہ سے لیکر کھیت کی منتظم بیوہ تک کوئی عورت نہیں
جو کسی کام کی سختی اور دشواری کے سبب اُسکے اختیار کرنے میں تامل کرے +

بڑی خوشی کی بات ہے کہ ایسی لڑائی عورتوں کو بہت کم لڑنی پڑتی ہے لیکن لدیا کو لڑنی پڑی +

وہ سبت کی صبح کو اپنے نوکروں چاکروں سمیت شہر کے باہر دریا کے کنارے جو معبد
تھا اُس میں خدا کی پرستش کے لیے آئی +

یہاں رسول پولوس بھی اپنے دوستوں کے ساتھ آیا۔ اُسکا قد چھوٹا اور صورت حقیر تھی
مگر فصیح ایسا تھا کہ لُسترا کے لوگوں نے اُسے فصاحت کا دیوتا ہرمس سمجھا تھا +

پولوس نے اسوقت عام واعظوں کی طرح خداپرستی یا نیکوکاری کا بیان نہیں کیا۔
بلکہ ایک بادشاہ اور اُسکی بادشاہت کا اشتہار دیا۔ خدا کی طرف سے ایک پیغام پہنچایا +

اُسنے کہا کہ دنیا کا نجات دہندہ۔ یہودیوں کا موعود بادشاہ جہان میں آیا اور مرا اور جی
اُٹھا۔ اور اب ہمیشہ جیتا رہیگا۔ وہی سب آدمیوں کا خداوند اور حقیقی دوست ہے +

ان باتوں کے سُنتے وقت لدیا کی یہہ کیفیت ہوئی کہ گویا خدا نے اپنے ہاتھ سے
اُسکے دل کے دروازہ کا قفل سہج سے کھول دیا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ اُسکا دل خداوند نے کھولا
کہ پولوس کی باتوں پر اُسنے جی لگایا +

لدیا کے دل میں یہہ نور دفعتاً نہیں چمکا اُسکے آثار پہلے ہی سے نمایاں ہو گئے تھے
مگر اب وہ اُسے دکھائی دیا۔ دروازہ اور کھڑکیاں پہلے ہی سے کھلی ہوئی تھیں اب ہر
طرف سے روشنی اُنکے اندر آئی۔ اور نئی دنیا لدیا کے سامھنے جلوہ گر ہوئی +

باپ۔ نجات دہندہ۔ قادر مطلق دوست اُسے ملا۔ جو دوامی حیات نجات دہندہ کی
محبت اور خدمت میں گذرتی ہے اُسنے پائی +

چونکہ لدیا یہہ پسند نہ کر سکتی تھی کہ صرف اُسکو یہہ ایمان اور خوشی حاصل ہو اِسلیے اُسنے

اپنا تمام خاندان جمع کیا۔ اور سب نے اِس اقرار کے بعد کہ ہم ہمیشہ خداوند یسوع مسیح کی خدمت
کرتے رہینگے۔ باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ پایا +

جو مسیحی جماعت اب یوروپ میں ہے اُسکا آغاز یہی لدیا کا خاندان تھا +

جب لدیا کے دل کا دروازہ کُھلا تو اُسنے اپنے گھر کا دروازہ بھی اِسلیے کھولدیا کہ
اپنا مال نجات دہندہ کی خدمت میں صرف کرے +

وہ دن اب گذر گئے تھے جب سنگ مرمر کا عطردان توڑا گیا۔ اور خداوند کے عطر ملا
گیا اور خداوند نے ہیکل میں شفقت کی نظر سے بیوہ عورت کو بیت المال کے صندوق میں
دو چھدام ڈالتے دیکھا +

لیکن پھر بھی لدیا نے اپنا دل اور مال خدا کو اُسی طرح دیا جیسے غریب بیوہ نے دو
چھدام۔ کیونکہ محبت ہمیشہ خدمت کرنے کا کوئی نہ کوئی رستہ نکال لیتی ہے +

لدیہ کا گھر گویا عطردان تھا۔ اور اُسکی جہان نوازی عطر اور محتاج اور مسافر اور مسیح کے
شاگرد وہ پاؤں تھے جن پر اُسنے عطر اُنڈیلا۔ نجات دہندہ کے اِن کلمات نے کہ جب تم نے
میرے ان سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے ایک کے ساتھ کیا تو میرے ساتھ کیا اُسکے دل پر
خوب نقش کیا تھا +

اُسنے پولوس اور اُسکے ساتھیوں سے منت کی کہ میرے گھر میں آکر رہو +

پولوس نے تامل کیا کیونکہ وہ کسیکا محتاج بننا نہ چاہتا تھا بلکہ رات دن اپنے ہاتھوں سے
اِسلیے محنت کرتا تھا کہ انجیل کی منادی اپنے ہی صرف سے کر سکے +

لدیا نے اصرار کیا +

اُسنے کہا اگر تمہیں یقین ہے کہ میں خداوند کی ایماندار ہوئی تو چلکر میرے گھر میں رہو +

آخرکار لدیا کی التجا قبول ہوئی اور رسول پولوس نے جو بھوک پیاس خانہ بدوشی۔ سفر محنت

کا خوب تجربہ ہو گئے ہوئے تھا چند روز لدیا کے گھر میں ایسا آرام پایا جیسے کبھی اوایل عمر میں اپنے
گھر میں پایا تھا +

لیکن بہت دن نہیں +

بدی سے لڑنے یا لوگوں کے ہاتھ سے ستائے جانے سے جو وقفہ کبھی پولوس کو ملتا
تھا تو اُسے بہت قیام نہ ہوتا تھا +

چنانچہ اسوقت بھی تھوڑے دنوں کے بعد شہر میں بڑا ہنگامہ ہوا چونکہ خداوند کی طرح
رسول پولوس بھی اُن لوگوں پر نہایت ترس کھاتا تھا جو شیطان کے ہاتھ سے تکلیف پاتے تھے
اسلئے جب اُسنے ایک دیوانی لونڈی کو جسے شیطان نے ستا رکھا تھا بازاروں میں پھرتے
دیکھا تو رحم کھا کر اُسے شیطان کے قبضہ سے چھڑایا اور تندرستی بخشی +

لونڈی کے مالک ازبسکہ اُسکی دیوانگی کے اقوال سے روپیہ کماتے تھے اسلئے نہایت برافروختہ
ہوئے - اور پولوس اور اُسکے ساتھیوں کو گرفتار کرکے عدالت میں لیگئے - حکام نے اُنکے کہنے
سے پولوس اور اُسکے ہمراہیوں کو خلاف قانون بیدوں سے پٹوایا - اور زخمی اور لہولہان کرکے
ایک بند اندھیرے قیدخانہ میں ڈالدیا +

لدیا اور اُسکے خاندان نے یہہ غم کی رات بڑی مصیبت سے کاٹی ہوگی +

وہ سوئے کم ہونگے اور دعا میں زیادہ مشغول رہے ہونگے +

آدھی رات کو زمین ہلنے لگی - دروازوں کی کنڈیاں خود بخود کھل گئیں - لوگوں کے
دل خوفناک بھونچال کے سبب دہل گئے +

صبح کو رسول معہ اپنے ساتھیوں کے اچانچک لدیا کے گھر میں آیا - وہ اُنکو دیکھکر نہایت
خوش ہوئی اور بڑی خاطرداری سے پیش آئی +

وہ بھی ایک مژدہ لائے تھے +

شب کے وقت جب پولوس اور اُسکا ہمراہی سیلاس قیدخانہ میں زخمی پاؤں میں بیڑیاں
پہنے ہوئے پڑے تھے خدا کی محبت اور حضوری نے اُنکے دل میں ایسی خوشی پیدا کی کہ وہ پکار پکار کر
خدا کی مدح سرائی کرنے لگے - دفعتاً ایسا زلزلہ آیا کہ قیدخانہ کی پختہ دیواریں ہل گئیں اور بھاری
بھاری کواڑ کھل گئے - قیدخانہ کا داروغہ جس نے اُنپر سختی کی تھی یہہ خیال کرکے کہ وہ قیدخانہ سے بھاگ
گئے ہونگے تلوار کھینچکر خودکشی پر آمادہ ہوا - وہ ایک روکھا مگر وفادار عمر رسیدہ رومی سپاہی تھا
جو قصوروار ہونیکی نسبت مرنا زیادہ پسند کرتا تھا +

پولس نے جسکا دل ہمدردی اور عفو کی طرف مایل رہتا تھا جب داروغہ کا یہہ ارادہ دیکھا
تو بلند آواز سے پکار کر کہا اپنے تئیں نقصان مت پہنچا کیونکہ ہم سب یہاں موجود ہیں +

داروغہ یہہ سُنکر مطمئن اور احسانمند ہوا - اور روشنی منگوا کر اندر آیا - اور پولوس اور سیلاس
کے قدموں پر گر کر بولا اے صاحبو میں کیا کروں کہ نجات پاؤں شاید ان لفظوں سے داروغہ کی صرف
یہہ غرض تھی کہ قیدخانہ کھلنے کے سبب میں سزا سے کیونکر بچوں - یا جو نجات کی عجیب خوشخبری
یہہ قیدی لائے تھے وہ اُڑتی سی اُسکے کان میں پڑی تھی - اُسکا کچھ ہی مطلب ہو مگر پولوس نے
اُسے رات ہی کو خداوند یسوع کی تعلیم دی - اور لدیا کی طرح اُسنے اور اُسکے گھرانے نے خداوند پر
ایمان لا کر بپتسما پایا - پھر داروغہ نے قیدیوں کے زخم دھوئے - کھانا کھلایا - اور قیدخانہ میں
بڑی خوشی ہوئی +

صبح کو بے انصاف حاکم غالباً رات کے زلزلہ سے ڈر کر جلوس کے ساتھ پولوس اور سیلاس
پاس آئے اور معذرت کرکے بہ عزت اُنہیں قیدخانہ سے رخصت کیا +

اسطرح لدیا کے گھر میں پھر ایکدفعہ مسیحی بھائیوں نے ملکر خوشی منائی - اُنمیں داروغہ جیلخانہ
کے خاندان کے لوگ بھی ہونگے +

چونکہ پہلے زمانہ میں مسیحیوں کو بہت ایذا پہنچی تھی اسواسطے اُن میں دوستی بھی بہت قوی

ہوتی تھی۔ پس دولتمند اور فیاض لدؔیا کے خاندان اور داروغہ جیلخانہ کے خاندان میں ضرور میل جول رہتا ہوگا +

یہہ سخی دِل عورت ہر زمانہ کی اُن مسیحی عورتوں کی سردار اور پیشوا ہی جنہوں نے چھوٹے بڑے گھروں یا املاک۔ یا کارخانوں بلکہ بادشاہتوں کا بھی اِنتظام خدا کے جلال اور اِنسان کے فائدے کے واسطے کیا ہی۔ اور جو فرمانبرداری۔ حلم۔ سادگی۔ عورتوں کے لئے شایاں ہی اُسے ہاتھ سے نہیں چھوڑا ہی جب دینے سے خدمت ہوسکی ہی تو دیا ہی جب حکومت سے خدمت ہوسکی ہی تو حکومت اختیار کی ہی۔ مگر اِس حال میں بھی ایسی جان نثاری اور فروتنی کام میں لائی ہیں جیسے اُنکا کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ خادم یا محکوم +

لدؔیا کے زمانہ سے اب تک خاندان کی سرپرستی۔ مہمان نوازی۔ مسافر پروری اعلیٰ و ادنیٰ مسیحی عورتوں کے روزمرّہ فرائض میں داخل سمجھی گئی ہی +

اور جو بیش بہا کلمات اِن روزمرّہ کے خانگی فرائض کو سنگ مرمر کے عطردان قیمتی عطر اور قبر کی خوشبوئیوں کے ساتھہ ملاتے ہیں وہ یہی ہیں +

میں ننگا تھا تم نے مجھے کپڑا پہنایا۔ بیمار اور قید میں تھا تم نے میری خبر لی۔ پردیسی تھا تم نے مجھے اپنے گھر میں اُتارا +

(اقلا اور پرسقلا کا احوال)

جن مسیحی عورتوں کا حال میں نے اب تک بیان کیا ہی وہ سب کسی نہ کسی سبب سے تنہا تھیں۔ مگر مسیحی دین نے اُنکی تنہائی کو رفاہ عام کا ذریعہ بنایا کیونکہ وہ تنہائی کے سبب زیادہ تر غیر آدمیوں کی خدمت کر سکیں +

اب میں ایک ایسی عورت کا ذکر کرتی ہوں جس نے بیاہ کی حالت میں جو خاوند بیوی دونوں کی قوت کو دوچند کر دیتا ہی دوسروں کی خدمت کی +

لدؔیا۔ لوئیس۔ یونیکی۔ تابتہا کے نام اکیلے اکیلے آئے ہیں لیکن پرسقلا کا نام اکیلا

کہیں نہیں آیا بلکہ ہمیشہ اُسکے خاوند اقلاؔ کے ساتھہ مذکور ہوا ہی اِن دونوں کی زندگی گُتھہ کر گویا ایک ہوگئی تھی +

جب ہم انکا ذکر اعمال میں پہلے پڑھتے ہیں تو وہ اُسوقت قُرِنتُس شہر میں تھے +

زمانہ سلف میں یہہ شہر نہایت خوبصورت تھا مگر اُسکے باشندے نہایت بدچلن اور عیاش تھے +

یہہ شہر ایک خاکنائے پر بنایا گیا تھا جو دو سمندروں کو ملاتی تھی۔ یہاں ایک پہاڑ کی چوٹی پر قلعے اور مندر تعمیر ہوئے تھے۔ اُنکا سایہ صبح اور شام دوطرفہ دو سمندروں پر پڑتا تھا +

اِنسے نیچے زمین کو ہموار کر کے مختلف قوموں کے سوداگروں نے اپنی سکونت کے لئے عالیشان مکان بنائے تھے۔ سنگ سماق کے ستونوں کی قطاریں سمندر میں دور دور تک چمکتی تھیں +

لیکن اقلاؔ اور پرسقلا کسی عالیشان مکان میں نہ رہتے تھے وہ خیمہ دوز تھے اور قرنتس میں نئے نئے آ بسے تھے اُنکے آنے کی وجہ یہہ تھی کہ رومی شہنشاہ کلاڈیوس نے حال میں سب یہودیوں کو روم سے نکال دیا تھا +

اِس زمانہ میں اکثر لوگ سفر میں خیمے اپنے ساتھہ لیجاتے تھے۔ یہہ خیمے کمبل کے ہوتے تھے۔ اور اِن بندرگاہوں میں بہت بنتے اور بکتے تھے۔ اقلاؔ اور پرسقلا جلاوطن ہوکر قرنت میں آئے ہی تھے کہ رسول پولوس بھی آیا اور اُن میں بہت جلد ملاقات بڑھہ گئی +

وہ ہمقوم اور ہمزبان تھے اور ہفتہ کے دِن یہودیوں کی عبادتگاہ میں ایکدوسرے سے ملتے تھے + اُنمیں باہم ایک اور بھی تعلّق تھا۔ وہ یہہ کہ رسول پولوس نے بھی خیمہ دوزی کا کام سیکھا تھا۔ اُسکے ماں باپ ایسے ذی مقدور تھے کہ اُسے اعلیٰ درجہ کی تعلیم دے سکیں۔ لیکن اِس زمانہ میں دستور تھا کہ دولتمند یہودیوں کے لڑکے کچھہ دستکاری بھی سیکھتے تھے تاکہ وقت پر کام آئے۔ اور اگر دولت نہ رہے تو محنت سے اپنا گزارہ کر سکیں۔ اگرچہ پولوس نے مسیحی دین کی خاطر معلمی کا پیشہ اور سب کچھہ چھوڑ دیا تھا مگر تاہم وہ کسیکا محتاج نہ ہونا چاہتا تھا! دراِسواسطے اُسنے اقلاؔ اور پرسقلا کے ساتھہ رہنا اور کام کرنا پسند کیا +

وہ دو برس اُنکے ساتھہ رہا - وہ ہر ہفتہ اُس جگہ جاتا تھا جہاں اُسکے ہمقوم یہودی لوگ دُعا مانگنے کے لیئے جمع ہوا کرتے تھے - اور یہودیوں کے ساتھہ اُنکی پاک کتابوں میں سے گفتگو اور بحث کرتا تھا - چنانچہ بہت سے یہودیوں اور اور لوگوں کو یقین ہو گیا کہ یسوع مسیح سب کا نجات دہندہ اور خداوند ہی +

جو یہودی ایمان نہ لائے تھے وہ اِسبات کو دیکھکر بہت غصہ ہوئے اور پولوس کو کھینچکر عدالت میں لیگئے - اور اِس امر میں کوشش کی کہ صوبہ دار گالیو اُسے وعظ کہنے سے روکے +

لیکن چونکہ گالیو شیریں مزاج - متحمل - منصف - حق پسند آدمی تھا اِسلیئے اُسنے پولوس کو یہودیوں کی بدسلوکی سے محفوظ رکھا +

اُسنے کہا یہہ تمہارا دینی جھگڑا ہی میں اِسے سُننا نہیں چاہتا اور یہہ کہکر سب کو کچہری سے نکالدیا +

اِسکے بعد پولوس اَقلا اور پرسقلا کے ساتھہ رہتا اور کام کرتا رہا - جب شاگرد اُنکے گھر میں آتے تھے وہ دونوں اُنکی بڑی خاطر کرتے تھے - اور پولوس اُنکو تعلیم دیتا تھا +

اگرچہ اَقلا اور پرسقلا اور پولوس کو روٹی کی خاطر اکثر رات دِن سخت محنت کرنی پڑتی تھی اور پولوس کمزور اور مصیبت زدہ بھی تھا لیکن پھر بھی وہ اپنے بڑے پیغام کے پہنچانے اور بیان کرنے پر ہمیشہ مستعد رہتا تھا +

اِسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ جب اَقلا اور پرسقلا پولوس سے جُدا ہوئے تو جو تعلیم اُنہوں نے پولوس سے پائی تھی وہ اوروں کو دے سکے +

جب پولوس یہاں سے شہر اِفسُس کو گیا یہہ بھی اُسکے ساتھہ گئے +

دو دفعہ اور اَقلا اور پرسقلا کا ذکر ہوا ہی اور دونوں دفعہ ساتھہ +

جب پولوس قرنتس سے چلا گیا تو اِسکے تھوڑے عرصہ بعد ایک بڑا قابل شخص اَپلّوس نامی شہر اِسکندریہ کا باشندہ جو اُس زمانہ میں مرکز علم و حکمت تھا شہر اِفسس میں جہاں اَقلا اور پرسقلا بھی اِسوقت موجود تھے آیا +

جو بڑی باتیں ملک کنعان میں واقع ہوئی تھیں اُنکا وہ اظہار کرتا تھا - وہ عالم آدمی تھا اور یونانی فلسفے سے بھی خوب واقف تھا اور یہودیوں کی پاک کتابوں سے بھی - اور نہایت فصیح اور سرگرم بھی تھا لیکن مسیحی دین کا اِسقدر علم نہ رکھتا تھا جسقدر کہ اَقلا اور پرسقلا کو پولوس کی تعلیم سے حاصل ہوا تھا -

ایک سبت کے دِن جبکہ اَقلا اور پرسقلا نے یہودیوں کے عبادت خانہ میں نہایت فصاحت اور جوش سے اُسے کلام کرتے سُنا تو اُنہیں معلوم ہوا کہ اِس شخص کو مسیحی دین سے پوری واقفیت نہیں - پس اُنہوں نے پاس جاکر اُس سے باتیں کیں اور اپنے گھر میں لے آئے اور جو عجیب باتیں مقدس پولوس نے اُنہیں سکھائی تھیں وہ اُسکے سامھنے بیان کیں +

خاوند بیوی دونوں کی نسبت صرف یہی نہیں لکھا کہ وہ اِس ذی اِستعداد مسافر کو اپنے گھر لیگئے بلکہ یہہ بھی لکھا ہی کہ اُنہوں نے اُسکو خدا کی راہ زیادہ درستی سے بتائی +

اِسطرح اَقلا اور پرسقلا نے باوجود غریب خیمہ دوز ہونے کے معرفت اِلٰہی کی لکڑیوں سے اِس بڑے معلّم کی فصاحت کی آگ مشتعل کی اور گو وہ خود اپنے ہاتھہ کی محنت سے اپنے اور اَوروں کے فائدے کے لئے روٹی کماتے رہے لیکن اُنکے شاگرد اَپلوس نے ایک شہر کو بعد دوسرے شہر کے نورِ الٰہی سے اِس طرح روشن کیا کہ سارے ملک میں اُسکے پیچھے پیچھے گویا ایک نور کی لکیر کھنچتی چلی گئی +

ایک دفعہ اور رسول پولوس ہمیں بتاتا ہی کہ اَقلا اور پرسقلا نے اُسکی خاطر اپنی جان خطرے میں ڈالی + وہ روم کو واپس چلے گئے تھے اور جو سلام پولوس نے اُنہیں یہاں بھیجا اُسمیں یہہ عجیب کلمات اِستعمال کیئے +

پرسقلا اور اَقلا کو میرا سلام کہو - کہ وے یسوع مسیح کی خدمت میں میرے ساتھی ہیں اُنہوں نے میری جان کے بدلے اپنا سر دھر دیا - اور نہ صرف میں بلکہ غیر قوموں کی ساری کلیسیائیں اُنکی احسانمند ہیں اور اُس کلیسیا کو جو اُنکے گھر میں ہی سلام کہو +

رسول دونوں کا اِس طرح ذکر کرتا ہی کہ گویا وہ دونوں ایک تھے - اُسکی مدد کرنے میں ایک - اُسکے لئے مرنے پر طیار ہونے میں ایک - اِسبات میں ایک کہ سب مسیحی دونوں سے برابر محبت رکھتے

تھے اور برابر اُنکے احسانمند تھے - اِس میں ایک کہ اُنھوں نے کلیسیا کی پرورش کی اور اپنے سہارکے گھر میں جمع ہونے کے لئے اُسے جگہہ دی +

اقلا اور پرسقلا کا اور کچھہ دنیوی حال مذکور نہیں - آخر میں یہہ دونوں ہمیں ساتھہ سب کی مدد کرتے دکھائی دیتے ہیں اور پھر نظر سے غایب ہو جاتے ہیں +

کیا وہ ساتھہ ہی مرے - کیا ایکدوسرے سے جدا ہوئے بغیر اُنھوں نے حیاتِ جاودانی پائی - کیا خدا نے رحمت سے ایک حکم بھیجکر دونوں کو ساتھہ ہی آسمان پر بلا لیا - ایسا تو بہت کم ہوتا ہے - لیکن یہہ ہم جانتے ہیں کہ خواہ وہ کسی راہ سے اپنے باپ کے آسمانی گھر میں پہنچے ہوں مگر اب وہاں اکٹھے موجود ہیں +

اُنکی فروتنی - محبت - مددگاری ہمیشہ یاد رہیگی - اور اُنکا حال گویا ایک تصویر ہے جسکی نقل خدا وقتاً فوقتاً ہمیں مسیحی گھروں میں دکھاتا ہے +

پرسقلا کا نام جو مذکور ہوا کبھی کبھی اقلا کے نام سے پہلے مذکور ہوا اِس سے بعض لوگوں نے قیاس کیا ہے کہ وہ اقلا کی نسبت زیادہ عالی خاندان یا زیادہ مستقل مزاج تھی لیکن یہہ کچھہ بڑی بات نہیں - ہمیں کمی بیشی کا خیال اُس حالت میں نہ کرنا چاہئے جبکہ ایک کی زیادتی دوسرے کی کمی کو رفع کرتی ہو - اور باہمی فرق صرف خوبصورتی بڑھاتا ہو جو بخشش اُن میں سے ایک کو حاصل تھی وہ گویا دونوں کو حاصل تھی - پس اُسکا حساب علیحدہ نہ کیا جا سکتا تھا - شادی کے بعد اگر میاں بیوی میں محبت ہوتی ہے تو اُنکے اوصاف اِتفاق کے سبب دُگنے ہو جاتے ہیں اور دُکھہ کا بوجھہ ہمدردی کے باعث آدھا رہ جاتا ہے +

اُنھوں نے ملکر خیمہ دوزی کی - ملکر رسول پولوس کو گھر میں رکھا - ملکر فصیح اپلوس کو تعلیم دی - ملکر اپنی جان اپنے بڑے دوست اور اُستاد کی خاطر خطرے میں ڈالی - ملکر اپنے گھر میں روم کے مسیحیوں کو جمع کیا +

یہہ دونوں مسیحی خاوند بیویوں کی روزمرہ محنت - تکلیف - تعلیم دینے - تعلیم پانیکا عمدہ نمونہ ہیں اور ہمارے قصّے کے آسمان پر جوڑا (یعنے جڑواں ستارے) کی مانند چمکتے ہیں +